السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ صحاح ستہ میں پچاس حدیثیں موضوع ہیں، آیا یہ قول صحیح ہے یا غلط، بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص یہ کہتا ہے کہ صحاح ستہ میں پچاس حدیثیں موضوع ہیں۔ اس کا یہ قول سراسر غلط ہے اور وہ شخص محض جاہل وناواقف ہے، صحیح بخاری و صحیح مسلم میں تمام احادیث مرفوعہ مسندہ صحیح ہیں، ان میں کسی حدیث کا موضوع ہونا کیا معنی کوئی حدیث ضعیف بھی نہیں ہے اوران احادیث مرفوعہ مسندہ کے علاوہ اور جتنی روایات تعلیقات وغیرہا ہیں ان میں بھی کوئی روایت موضوع نہیں ہے۔ رہیں سنن اربعہ سوجامع ترمذی اورابوداؤد نسائی میں بھی کوئی حدیث موضوع نہیں ہے۔ ہاں ابن ماجہ میں صرف ایک حدیث موضوع بتائی جاتی ہے جوابن ماجہ کے شہر قزوین کی فضیلت میں آئی ہے، علامہ شوکانی فوائد المجموعہ کے صفحہ 150 میں لکھتے ہیں :

تمہارے لیے دنیا فتح ہوتی جائے گی، ایک شہر فتح ہوگا، جس کا نام قزوین ہوگا جو اس میں چالیس دن پہرہ دے گا اس کے لیے جنت میں سونے کے دوستون ہوں گے، ابن جوزی نے اس کو موضوع کہا ہے اور شاید یہی وہ حدیث '' ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سنن ابن ماجہ میں ایک موضوع حدیث ہے۔ '' مگر حافظ سیوطی اپنی تعقبات میں لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ کی اس حدیث کو موضوعات کے سلک میں درج کرنا نہیں چاہیے۔ اس کو ابن ماجہ نے بیان کیا ہے، مزی نے تہذیب میں کہا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے، صرف داؤد سے مروی ہے کہ اور منکر ضعیف کی ایک قسم ہے اور حدیث ضعیف فضائل میں مقبول ہے اوراس کو موضوع نہیں کہنا چاہیے۔ کتبہ عبدالرحمن مبارکفوری عفا اللہ عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]

جلد01